شورش کاشمیریؒ

بازارِ شریعت میں ترامیم کے انبار

ظاہر میں سیاست کی فضا اور ہی کچھ ہے
لیکن شہِ یثرب کی رضا اور ہی کچھ ہے

کچھ لوگ مخالف ہیں رسولِ عربی کے
ان کے لیے فرمانِ قضا اور ہی کچھ ہے

دریوزہ گرِ شہرِ خزف چننے چلے ہیں
قدرت کے خزانہ میں چُھپا اور ہی کچھ ہے

جس شخص نے اسلام کا بیوپار کیا ہو
اس تاجرِ قرآں کی سزا اور ہی کچھ ہے

بازارِ شریعت میں ترامیم کے انبار
ہم نے تو پیمبر سے سنا اور ہی کچھ ہے

اسلام کے سینے میں ترازو ہیں کئی تیر
ہر چند کہ ہنگامِ وغا اور ہی کچھ ہے

طاغوت پرستوں کے لیے دولتِ دنیا
توحید کے بیٹوں کا صِلا اور ہی کچھ ہے

دستارِ فضیلت کے خم و پیچ کی شہ پر
یارانِ سرِ پُل کی صدا اور ہی کچھ ہے

یارانِ کج اندیش سے کہنا ہی پڑے گا
مردانِ قلندر کی ادا اور ہی کچھ ہے

میں اتنا سمجھتا ہوں کہ اس دورِ نوی میں
بیدرد زمانے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

اسلام تو محتاج نہیں رقص و غنا کا
بدھو نے بہرحال کہا اور ہی کچھ ہے

اللہ کی غیرت سے تمسخر نہیں جائز
یہ جرم ہے وہ جس کی سزا اور ہی کچھ ہے

قاتل تو کئی ایک ہیں اس شہر میں شورشؔ
احباب کے خنجر میں مزا اور ہی کچھ ہے

(۱۹۶۶ء)